از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 6 اپریل، 1995

سٹیٹ آف یو۔پی و دیگراں

بنام

انتظامی کمیٹی ایس۔کے۔ایم۔انٹر کالج و دیگراں۔

[کے رامسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

یو۔پی۔انٹر میڈیٹ ایجوکیشن ایکٹ 1921:

دفعہ D-16(2)(3)(4)۔کالج-انتظامی کمیٹی-غلط انتظام-خامیوں کو دور کرنے کے لیے ڈائریکٹر کا نوٹس-انتظامیہ کی طرف سے غیر تسلی بخش وضاحت-اقتدار سنبھالنے کے لیے ڈائریکٹر کی سفارش-حکومت کی طرف سے رپورٹ پر غور اور قبضے کے حکم کی منظوری-حکم درست قرار دیا گیا۔

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 226-اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے عدالت عالیہ اپیلٹ اتھارٹی کے طور پر کام نہیں کر سکتی۔

انتظامی قانون:

انتظامی اتھارٹی-وجوہات بتانا فرض ہے-انتظامی اتھارٹی کو اپنی وجہ کو عدالت کی طرح تفصیل سے درج کرنے کی ضرورت نہیں ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

محکمہ تعلیم، حکومت یوپی نے یوپی انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن ایکٹ، 1921 کی دفعہ 16-D(3) کے تحت مدعاعلیہ کمیٹی کو ایک وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا جس میں اس سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ معائنہ رپورٹ اور آڈٹ رپورٹ میں نمایاں کچھ بے ضابطگیوں اور خامیوں کو دور کرے جو آڈیٹروں کے ذریعے پیش کی گئی ہیں-ایک محکمہ جاتی و دیگر سرکاری آڈٹ محکمہ۔چونکہ مدعاعلیہ کی وضاحت غیر تسلی بخش پائی گئی اور ڈائریکٹر مطمئن تھے کہ مدعاعلیہ کمیٹی نے دفعہ 16-D(3) میں بیان کردہ نوعیت کی بدانتظامی اور بدعملی کا ارتکاب کیا ہے، اس لیے انہوں نے معاملہ ریاستی حکومت کو کالج کے قبضے کی سفارش کے لیے بھیج دیا۔ڈائریکٹر کی رپورٹ پر غور کرنے پر حکومت نے پایا کہ مدعاعلیہ کمیٹی نے بے ضابطگیوں کا ارتکاب کیا ہے اور اس کے نتیجے میں اس نے 19 جولائی 1986 کو ایک حکم منظور کیا جس میں مدعاعلیہ کالج کا انتظام سنبھالنے کے لیے ایک مجاز کنٹرولر کا تقرر کیا گیا۔

جواب دہندگان نے اس حکم کو عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج کیا جس میں کہا گیا کہ حکومت نے اس حقیقت پر اپنا ذہن نہیں لگایا تھا اور یہ کہ الزامات معقول حکم سے قائم نہیں کیے گئے ہیں اور اس وجہ سے، اعتراض شدہ حکم کو ریکارڈ کے سامنے ظاہر غلطی سے خراب کیا گیا تھا۔عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف ریاست نے اس عدالت میں اپیل کو ترجیح دی۔

مدعاعلیہ کمیٹی کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ دفعہ 16D کی ذیلی دفعہ (4) میں مذکور وجوہات کو درج کرنے کے تقاضے کی تعمیل نہیں کی گئی ہے۔وجوہات کو درج کرنا وضاحت پر غور کرنے سے پہلے جھوٹ بولنا ہے جس کے بعد انتظامیہ کی طرف سے پیش کردہ وضاحت کے ساتھ قرارداد یا اختلاف ہوتا ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. انتظامی حکام کو عدالت کے حکم کے طور پر وجوہات کو تفصیل سے درج کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔انتظامی اتھارٹی کے سامنے رکھے گئے متعلقہ حقائق پر ذہن کا اطلاق ضروری ہے؛ مختصر وجوہات جو اس کے تحت کارروائی کرنے کے لئے موثر بنیں، ریکارڈ پر لانا ضروری ہیں۔سامنے موجود آرڈر ایک تفصیلی ہے اور ریکارڈ سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ ڈائریکٹر نے ریکارڈ سے سامنے آنے والے مادی حقائق کو نکال لیا تھا۔

2. عدالت عالیہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے تنازعہ پر غور کرنے کے لیے اپیلٹ اتھارٹی کی طرح نہیں ہے۔اسے یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا اعتراض شدہ حکم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ریکارڈ پر مبنی ہے یا حکام نے متعلقہ حقائق پر اپنا ذہن لگایا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ دفعہ 16D کی ذیلی دفعہ (3) کی شق (v) اور (vi) خاص طور پر ان بنیادوں کی گنتی کرتی ہیں جو اس معاملے میں حقائق پر واضح طور پر لاگو ہوتی ہیں۔ لہٰذا، جب حقائق ریکارڈ پر موجود ہیں اور حکومت نے ان حقائق پر اپنا ذہن لگایا ہے اور اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ اس طرح جمع کیے گئے حقائق سے وہ مطمئن ہیں کہ کمیٹی نے دفعہ 16D کی ذیلی دفعہ (3) کی شق (v) اور (vi) کی خلاف ورزی کی ہے، تو انہوں نے دفعہ 16D کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت اختیار کا صحیح استعمال کیا ہے۔ عدالت عالیہ نے تنازعہ کو اپیل کی عدالت کے طور پر پیش کیا ہے اور حکم میں مداخلت کرنے میں قانون کی واضح غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔

3. جواب دہندگان کی طرف سے پیش کردہ وضاحت سے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ جائیدادوں کا مناسب انتظام نہیں کیا گیا تھا اور انہوں نے اپنے اندر جائیدادوں کا حق قائم کیا اور جائیدادوں کا غلط انتظام کیا، بد عملی اور جعل سازی کا ارتکاب کیا اور جمع کیے گئے فنڈز کا حساب نہیں لیا۔ ان حالات میں کمیٹی کو ادارے کے انتظام میں رہنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4851، سال 1995۔

سی ایم ڈبلیو نمبر 11217/86 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 7.8.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ڈی وی سہگل، نلن ترپاٹھی اور آر بی مشرا۔

جواب دہندگان کے لیے راجو رام چندرن، عصیم مہروترا اور اے پی میدھ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا: اجازت دی گئی۔

ڈائریکٹر ایجوکیشن، یوپی حکومت نے 2 اپریل 1985 کو یوپی انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن ایکٹ، 1921 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 16-D(2) کے تحت جواب دہندگان کو ایک وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا جس میں مدعا علیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اسسٹنٹ ایگزامینر، لوکل فنڈ اکاؤنٹس اور آڈٹ آفیسر کی طرف سے بالترتیب 3 اکتوبر 1982، 7 اکتوبر 1980 اور 1 دسمبر 1981 سے 10 دسمبر 1981 کے دوران دی گئی انسپیکشن رپورٹس اور آڈٹ رپورٹس میں پائے جانے والے نقائص اور خامیوں کو دور کرے۔ چونکہ اس کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت نوٹس کی تعمیل نہیں کی گئی تھی، اس لیے انتظامیہ سے اس میں مذکور وجوہات طلب کرتے ہوئے 9 جنوری 1986 کو جاری کیا گیا تھا، اس طرح:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"اوپر سے یہ واضح ہے کہ اسکول میں سنگین بے ضابطگیاں ہیں اور اس لیے انٹر انٹر میڈیٹ ایجوکیشن ایکٹ کی دفعہ D16(3) کے تحت نوٹس دیا گیا ہے۔ آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ ان بے ضابطگیوں کو ہٹا دیں اور اپنی رپورٹ ٹرپلکیٹ میں ضلع کو جمع کرائیں۔ اسکولوں کے انسپکٹر، اس خط کی وصولی کے 15 دن کے اندر ایک کاپی براہ راست اس دفتر کو اور ایک کاپی ڈپٹی ڈائریکٹر تعلیم، بریلی کو۔ اگر مقررہ وقت کے اندر آپ کا جواب موصول نہ ہوا تو یہ سمجھا جائے گا کہ آپ کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے اور آپ کے جواب کی عدم موجودگی میں مزید کارروائی کی جائے گی۔ "

اس کے مطابق، جواب دہندگان نے 11 فروری 1986 کے اپنے خط کے ذریعے وضاحت پیش کی تھی۔ ڈائریکٹر کی طرف سے پیش کردہ رپورٹ پر غور کرنے پر حکومت نے پایا کہ مدعاعلیہ نے بے ضابطگیوں کا ارتکاب کیا تھا اور خصوصی اور غیر معمولی وجوہات کی بنا پر، جس کا ذکر اس میں کیا گیا ہے کہ ادارے کو بہتر انتظام کے لیے سنبھالنے اور اس کے انتظام کے لیے ایک مجاز کنٹرولر مقرر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے مطابق 19 جولائی 1986 کو ایک حکم نامہ جاری کیا گیا۔ مدعا علیہان نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی اور حکم معطل کر دیا گیا۔ جب رٹ پٹیشن سماعت کے لیے آئی تو اسے واپس لے لیا گیا قرار دیتے ہوئے خارج کر دیا گیا۔ اس کے بعد، ایک اور رٹ پٹیشن نمبر 21217، سال 1986 دائر کی گئی اور عدالت نے انتظامیہ کو سنبھالنے پر روک لگا دی۔ رٹ پٹیشن کو بالآخر عدالت عالیہ نے 7 اگست 1992 کو منظور کر لیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

عدالت عالیہ نے شواہد کا جائزہ لیا اور کہا کہ حکومت نے حقائق پر اپنا ذہن نہیں لگایا اور الزامات معقول حکم سے قائم نہیں کیے گئے ہیں اور اس لیے ریکارڈ کے سامنے ظاہر ہونے والی واضح غلطی سے حکم کو خراب کیا گیا ہے۔ اس بنیاد پر، اس نے اعتراض شدہ حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔

لہذا سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ اپنے اس نتیجے میں درست تھی کہ متنازعہ سرکاری حکم کو ریکارڈ کے سامنے ظاہر غلطی سے خراب کیا گیا تھا۔ دفعہ D16(3) دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ اس طرح فراہم کرتی ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"ڈائریکٹر معلومات کی وصولی پر یا دوسری صورت میں، اگر مطمئن ہو کہ کمیٹی نے ادارے کی املاک کو کافی حد تک اس کے نقصان کے لیے موڑ دیا ہے، غلط استعمال کیا ہے یا غلط استعمال کیا ہے یا ادارے کے معاملات کو دوسری صورت میں منظم کیا جا رہا ہے۔

جہاں ادارہ کی انتظامیہ کی کمیٹی دفعہ 3 کے تحت اجازت شدہ وقت کے اندر یا ایسے توسیعی وقت کے اندر مقدمہ ظاہر کرنے میں ناکام رہتی ہے جس کی ڈائریکٹر وقتاً فوقتاً اجازت دے، یا جہاں ڈائریکٹر، انتظامیہ کی کمیٹی کی طرف سے دکھائے گئے مقصد پر غور کرنے کے بعد، مطمئن ہو کہ ذیلی دفعہ (3) میں مذکور کسی بھی بنیاد پر موجود ہے، وہ ریاستی حکومت کو اس ادارے کے لیے ایک مجاز کنٹرولر مقرر کرنے کی سفارش کر سکتا ہے، اور اس کے بعد، ریاستی حکومت، ریکارڈ کی جانے والی وجوہات کے حکم سے، کسی بھی شخص (جسے اس کے بعد مجاز کنٹرولر کہا جاتا ہے) کو اس مدت کے لیے اقتدار سنبھالنے کا اختیار دے سکتی ہے۔ اس طرح کے ادارے اور اس کی جائیدادوں کا انتظام، جیسا کہ متعین کیا جائے، دو سال سے زیادہ نہ ہو۔ ذیلی دفعہ (8) کے تحت، اگر ریاستی حکومت کی رائے ہے تو وہ ادارے کے انتظام کو معطل کر سکتی ہے۔ وضاحت I کے تحت، اس سلسلے میں شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لیے، قانون نے اعلان کیا کہ ذیلی دفعہ (4) یا ذیلی دفعہ (6) میں متعین مدت کا حساب لگانے میں، اس وقت کو خارج کر دیا جائے گا جس کے دوران عدالت عالیہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے حکم کی کارروائی کو معطل کر دیا تھا۔

اس طرح یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ ڈائریکٹر کو خود کو مطمئن کرنے کی ضرورت ہے کہ اگر کمیٹی دفعہ 16D کی ذیلی دفعہ (3) میں مذکور کسی بھی بد عملی یا بد سلوکی کا ارتکاب کرتی ہے، تو ڈائریکٹر کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے کا اختیار حاصل ہے اور مواد پر غور کرنے پر، وجہ بتاؤ نوٹس کے کسی بھی جواب کے ساتھ، اگر ڈائریکٹر مطمئن ہو کہ ادارے کی انتظامیہ کو سنبھالنے کی ضرورت ہے اور اسے ایک مجاز کنٹرولر کی تقرری کی ضرورت ہے، تو اسے حکومت کو معاملہ بھیجنے کی ضرورت ہے۔ حکومت کو اس معاملے پر غور کرنا ہوتا ہے اور اس کے اطمینان کے لیے درج کی گئی وجوہات کی بنا پر مجاز کنٹرولر نامی افسر کو اپنے کالج کا انتظام سنبھالنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مدت جس کے دوران مجاز کنٹرولر کو ادارے کا انتظام کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے وہ پانچ سال ہے۔ جس مدت کے دوران عدالت عالیہ کی طرف سے اقتدار سنبھالنے کا حکم معطل کیا جاتا ہے اسے زیادہ سے زیادہ پانچ سال کی مدت کے حساب سے خارج کیا جانا ہے۔ مانا جاتا ہے کہ اس معاملے میں عدالت عالیہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

کی جانب سے حکم کے نفاذ کو اس کے آغاز سے ہی معطل کرنے کی وجہ سے پانچ سال کی مدت ختم نہیں ہوئی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا دفعہ 16D کی ذیلی دفعہ (3) کی شق (v) اور (vi) کو مقدمے کے حقائق پر مطمئن کیا گیا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ ڈائریکٹر نے آڈیٹروں کی طرف سے پیش کردہ رپورٹوں میں بیان کردہ متنوع وجوہات کی بنا پر سات الزامات پر وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا تھا-ایک محکمہ جاتی و دیگر سرکاری آڈٹ محکمہ کا۔جواب دہندگان کی طرف سے دی گئی وضاحت تسلی بخش نہیں پائی گئی۔انہوں نے حکومت کو رپورٹ پیش کی جس نے ریکارڈ سے سامنے آنے والے حقائق پر غور کرتے ہوئے حکم میں مذکور خصوصی اور غیر معمولی وجوہات کی بنا پر ادارے کو سنبھالنے کے لیے مجاز کنٹرولر کا تقرر کیا۔

جواب دہندگان کے وکیل شری راجو رام چندرن نے دلیل دی ہے کہ دفعہ 16D کی ذیلی دفعہ (4) میں مذکور وجوہات کو درج کرنے کی ضرورت کی تعمیل نہیں ہوئی ہے۔وجوہات کی ریکارڈنگ سے پہلے وضاحت پر غور کیا جاتا ہے جس کے بعد انتظامیہ کی طرف سے پیش کردہ وضاحت کے ساتھ قرارداد یا اختلاف ہوتا ہے۔اس سلسلے میں درج وجوہات دفعہ 16D کی ذیلی دفعہ (4) کی تعمیل نہیں ہوں گی۔ ہمیں ڈر ہے کہ ہم دلیل سے متفق نہیں ہو سکتے۔یہ طے شدہ قانون ہے کہ انتظامی حکام کو عدالت کے حکم کے طور پر وجوہات کو تفصیل سے ریکارڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔انتظامی اتھارٹی کے سامنے رکھے گئے متعلقہ حقائق پر ذہن کا اطلاق ضروری ہے؛ مختصر وجوہات جو اس کے تحت کارروائی کرنے کے لئے موثر بنیں، ریکارڈ پر لانا ضروری ہیں۔یہ دیکھا گیا ہے کہ ہاتھ میں موجود آرڈر ایک تفصیلی ہے اور ریکارڈ سے یہ دیکھا گیا ہے کہ ڈائریکٹر نے ریکارڈ سے سامنے آنے والے مادی حقائق کو نکال لیا تھا۔درحقیقت یہ خاص طور پر فنڈز کے غلط استعمال کے بارے میں بتایا گیا تھا؛ طلباء سے وصول کی جانے والی غریب لڑکوں کی فیسوں کی گنتی نہ کرنا؛ سائنس بلاک کی تعمیر کے لیے وصول کی جانے والی فیس۔یہ وصولی چھ سے سات سالوں میں پھیلا ہوا تھا اور پھر بھی عمارت مکمل نہیں ہوئی تھی۔رقم کا حساب لگانے اور اسے کھاتے میں جمع کرنے میں ناکامی، غبن کے مترادف ہے۔جائیدادوں کا وجود متنازعہ نہیں ہے۔

یو۔پی۔ تعلیمی ادارے (انسداد اثاثہ ضائع) ایکٹ، 1974 کی دفعہ 2(D) کسی ادارے کے سلسلے میں 'جائیداد' کی وضاحت کرتی ہے اور اس میں وہ تمام غیر منقولہ جائیدادیں شامل ہیں جو مکمل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

طور پر یا خالص طور پر ادارے کے فائدے کے لیے دی گئی ہیں، بشمول اراضی، عمارتیں اور ایسی جائیداد سے پیدا ہونے والے دیگر تمام حقوق اور مفادات جو انتظامیہ کی ملکیت، قبضہ، طاقت یا کنٹرول میں ہوں۔ یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ تقریباً 52 بیگھا، 15 بیگھا، 11 بیگھا اور چھ ایکڑ کی وسیع زمین ادارے سے تعلق رکھتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس وسیع زمین سے حاصل ہونے والی آمدنی بہت کم معلوم ہوتی ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اس کا انتظام درست نہیں لگتا ہے۔ جائیدادوں سے حاصل ہونے والی مناسب آمدنی کی عدم وصولی اور ان کے بدانتظامی کے لیے کارروائی کی ضرورت ہوگی۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ عدالت عالیہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اختیار کا استعمال تنازعہ پر غور کرنے کے لیے اپیلٹ اتھارٹی کی طرح نہیں ہے۔ اسے یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا اعتراض شدہ حکم ریکارڈ پر مبنی ہے یا حکام نے متعلقہ حقائق پر اپنا ذہن لگایا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ دفعہ 16D کی ذیلی دفعہ (3) کی شق (v) اور (vi) خاص طور پر ان بنیادوں کی گنتی کرتی ہیں جو اس معاملے میں حقائق پر واضح طور پر لاگو ہوتی ہیں۔ لہذا، جب حقائق ریکارڈ پر موجود ہیں اور حکومت نے ان حقائق پر اپنا ذہن لگایا ہے اور اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ اس طرح جمع کیے گئے حقائق سے وہ مطمئن ہیں کہ کمیٹی نے دفعہ 16D کی ذیلی دفعہ (3) کی شقوں (v) اور (vi) کی خلاف ورزی کی ہے، تو انہوں نے دفعہ 16D کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت اختیار کا صحیح استعمال کیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ نے تنازعہ کو اپیل کی عدالت کے طور پر تبدیل کیا ہے اور حکم میں مداخلت کرنے میں قانون کی واضح غلطی کی ہے۔

جواب دہندگان کی طرف سے پیش کردہ وضاحت سے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ جائیدادوں کا مناسب انتظام نہیں کیا گیا تھا اور انہوں نے اپنے اندر جائیدادوں کا حق قائم کیا اور جائیدادوں کا غلط انتظام کیا، بدعملی اور جعل سازی کا ارتکاب کیا اور جمع کیے گئے فنڈز کا حساب نہیں لیا۔ یہ سچ ہے کہ 1991 میں نئے انتخابات ہوئے جس کے مطابق نئی انتظامیہ اقتدار میں آئی اور اس کی میعاد بھی وقت کے ساتھ ختم ہوگئی۔ چونکہ کوئی نئے انتخابات نہیں ہوئے، اس لیے پرانے انتخابات انتظامیہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ 1986 میں جب وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا تو اونکر سنگھ منیجر تھے۔ انتخابات کے بعد ان کے بیٹے منیدر اپال سنگھ منیجر کے عہدے پر برقرار ہیں۔ دوسرے لفظوں میں خاندان کمیٹی کے انتظام میں ہوتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ان حالات میں ہمارا خیال ہے کہ کمیٹی کو ادارے کے انتظام میں رہنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔اس کے مطابق مجاز کنٹرولر کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ فوری طور پر ادارے کا انتظام سنبھال لے اور ادارے کو مناسب خطوط پر چلانے کا حکم دے؛ پھر ایکٹ کے تحت مقرر کردہ مدت کے اندر انتخابات کا انعقاد کرے اور انتظامیہ کو نو منتخب ادارے کے حوالے کرے۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے، رٹ پٹیشن خارج کر دی جاتی ہے۔کوئی اخراجات نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document